سوال

(284)نکاح مفقود الخبر کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

عرض ہے کہ میرے خاوند کو عرصہ 8سال سے غائب ہے وہ نشہ کرتا تھا اس کو کوئی پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے اس کے وارثوں سے بھی پتہ کروایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کا کوئی پتہ نہیں ۔ میرے 3چھوٹے بچے ہیں ۔ بچوں کی پرورش کا مسئلہ ہے اس لئے میں نکاح کرنا چاہتی ہوں ۔ لہذا مجھے شرعی فتوی چاہیے ۔ (سائلہ : شمیم اختر دختر بشیر احمد بٹ بھٹو کالونی گلی نمبر 8 کوارٹرائے جوئیانوالہ موڑ ضلع شیخوپورہ بذریعہ محمد الیاس بشیر احمد مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہو کہ عورت نہ تو خود اپنا نکاح کر سکتی ہے اور نہ کسی دوسری عورت کی ولی بن سکتی ہے ۔ جبکہ صحت کے لئے ولی مرشد کی اجازت از بس ضروری ہے ۔ صحیح بخاری میں باب ہے :

بَابُ مَنْ قَالَ : لاَ نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ، وَقَالَ : {وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} وَقَالَ : {وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ} . ج 2ص769)

کہ اس بات کا بیان کہ جو شخص نکاح کی صحت کے ولی کی اجازت کو ضروری سمجھتا ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت سے دلیل لیتا ہے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت پوری کرلیں تو ان کو نکاح سے نہ روکو۔ یعنی اگر ولی کو کوئی اختیار ہی نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے ولیوں کو یہ حکم کیوں دیا ہے ، لہذا ماننا پڑتا ہے کہ ولی کو حق ولایت حاصل ہے ، عورت خواہ شوہر دیدہ ہو یا کنواری ہو ۔ اور اسی طرح آیت لاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ اور وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى میں بھی عورتوں کے لیے ولیوں کو حکم خطاب کیا گیا ہے ۔ لہذا ان تینوں نصوص سے واضح نکاح کے لئے ولی مرشد کی اجازت ناگزیر ہے ۔ ورنہ ان تینوں آیات میں ولیوں کو خطاب کا کوئی معنی نہیں اور کلام الٰہی عبث قرار پاتی ہے حاشا و کلا

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ اور جمہور علماء امت کے نزدیک صحت نکاح کے لئے ولی کا اجازت ضروری ہے ورنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا ۔

3 ۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ۔) اخرجه الاربعة الا النسائی وصححه ابو عونه ابن حبان والحاکم قال ابن کثیره وصححه یحی بن معین وغیره متی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل رہے اور دخول پر وہ عورت اپنے اس شوہر سے مہر حاصل کرے گی۔

4۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، رواه ابن ماجہ والدار قطنی ورجالہ ثقات۔ سبل السلام ج3ص120

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ ازخود اپنا نکاح کرے۔ یعنی عورت ولی نکاح نہیں بن سکتی۔

امام محمد بن اسماعیل الامیر الایمانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

فیہ دلیل علی ان لمراۃ لیس لھا ولایۃ فی الانکاح لنفسھا ولا لغیر ھا فلا عبارۃ لھا فی النکاح ایجابا ولا قبولا ولا تزوج نفسھا باذن الولی ولا غیرہ ولا غیر ھا بولایۃ (سبل السلام ج3ص120.)

کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو حق ولایت حاصل نہیں۔ لہذا نہ وہ اپنا ولی بن سکتی ہے اور نہ کسی اور عورت کا ولی نکاح بن سکتی ہے۔ یعنی نہ اپنا ازخود نکاح کرسکتی ہے اور نہ کسی دوسری عورت کا ولی بن کر نکاح کرا سکتی ہے۔ لہذا ای کی ولایت میں کیا گیا نکاح ناقابل اعتبار ہے۔ لہذا بشرط صحت سوال مسمات نذیراں بی بی دختر غلام قادر ساکن 14آڑ کا نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا۔ کہ باپ ولی اقرب کی اجازت نہیں تھی۔ اور نہ باپ کا اس کو علم ہی تھا، پھر نذیراں کی پھوپھی کا یہ اقدام سراسر خلاف شریعت ہے، مفتی کی قانونی سقم کی ذمہ دار ہوگا۔ عدالت مجاز سے توثیق ضروری۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص754

محدث فتویٰ